bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بامداد روحانی حضرت سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بامداد روحانی حضرت مولانا شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بہ الطاف کریمانہ حضرت مولانا الحاج خادم الملت پیر سید نذر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

1979

ایڈیٹر
مولانا غلام رسول
گوہر

جلد :- ۶۷ | مئی ۱۹۷۹ء | شمارہ :- ۸

سرخ نشان آپ کا چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔ گوہر

آئینہ

۱-	خیر مقدم	۴
۲-	حضرت امیر ملت اور قیام پاکستان	۵
۳-	کتاب مبین	۱۰
۴-	حافظ و قاری مفتی محمد دین صاحب	۱۲
۵-	شیخ عبد القادر جیلانی	۱۸
۶-	روئیداد عرس شریف	۲۱

بدل اشتراک

سالانہ	۱۵ روپے
ششماہی	۸ "
سہ ماہی	۵ "
فی شمارہ	۱/۵۰ "

ایڈیٹر و پبلشر :- غلام رسول گوہر
طابع :- لاہور آرٹ پریس لاہور
مقام اشاعت :- کوٹ عثمان خان قصور

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

خیر مقدم

حضرت جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم مورخہ ۵ شوال المکرم مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۷ء ناچیز غلام رسول گوہر کے گھر تشریف لائے اور ماحضر تناول فرمایا۔ آپ کے ہمراہ حضرت مولانا نور احمد صاحب جماعتی نقشبندی و دیگر احباب بھی تھے۔ اس وقت مندرجہ ذیل غزل حضرت جوہر الملت کی خدمت میں بطور سپاس نامہ کے پڑھ کر سنائی۔

درخشاں ہوا بخت کا میرا اختر
کہ گھر میں میرے آج آیا ہے اختر

مبارک ہو گھر والوں کو نیک ساعت
کہ ملت کے تشریف فرما ہیں جوہر

سعادت کرامت کی چھائی گھٹا ہے
ہے باغ تمنا کا ہر پھول خوش تر

ہوئی دور ظلمت ضیا ہی ضیا ہے
کہ ہے سامنے میرے اک روئے انور

میرے دردِ دل کی دوا بن کے آئے
سکوں آشنا ہو گیا قلبِ مضطر

جماعت علی شاہ کے ہیں یہ نبیرہ
ولایت کی اقلیم کے ہیں جو افسر

خدا کے مقرب نبی کے ہیں محبوب
طریقت تصوف میں لوگوں کے رہبر

شریعت کے احکام سے آشنا ہیں
طریقت کے اسرار کا ہیں یہ مظہر

توجہ سے کایا پلٹ دیتے ہیں یہ
نگاہ سے خذف کو بناتے ہیں گوہر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981

انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر

درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے

ایڈوکیٹ علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ نقشبندی مجددی

اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معز الدین بختیار حسین جاعتی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

ویب سائٹس http://ameeremillat.org/

ویب سائٹس http://ameer-e-millat.com/

ویب سائٹس http://ameeremillat.com/

ویب سائٹس http://www.haqwalisarkar.com/

ویب سائٹس http://www.charaghia.com/

کتابیں http://www.scribd.com/bakhtiar2k

تصاویر http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/

تصاویر http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/

فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/

بلاگز http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html

بلاگز http://www.jamaatali.blogspot.com/

بلاگز http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html

بلاگز http://www.jamaatali.blogspot.com/

ویڈیو http://vimeo.com/user13885879/videos

ویڈیو Youtbe: bakhtiar2k

اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں www.marfat.com

اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں www.maktabah.org

نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں www.fezanenaat.com

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر: کلیم جماعتی مجددی

حضرت امیر ملّت اور قیامِ پاکستان

ہماری قومی زندگی میں ۲۳ مارچ کو جو خاص اہمیت حاصل ہے وہ محتاج اظہار نہیں۔ اسی دن ہمارے اکابر اسلاف نے سفرِ آزادی کا رخ متعین فرمایا تھا۔ ایسے یادگار موقع پر اپنے عظیم محسنوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کی ایک احسن صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ان کے مہتم بالشان کارناموں سے قوم کے نوجوانوں کو روشناس و متعارف کرایا جائے۔ تاکہ ان میں بھی اسلاف کی تابندہ روایات کے مطابق شاہراہِ حیات پر گامزن رہ کر گرم جوشی سے قومی و ملی خدمات انجام دینے کا جذبہ بیدار و برقرار رہے۔ بقول علامہ اقبالؒ

سعیٔ پیہم ہے ترازوئے کم و کیفِ حیات
تیری میزاں ہے شمارِ سحر و شام ابھی

برصغیر کے مسلمانوں کی ملی وحدت، اسلامی تہذیب و ناموس اسلام کی حفاظت کی خاطر تن من دھن کی بازی لگا کر شب و روز سرگرم عمل رہنے والوں میں حضرت امیر ملت محدث علی پوری ممتاز مرتبہ کے حامل ہیں۔ آپ نے تقریباً ایک صدی اسلام کی سربلندی کے لئے مجاہدانہ سعی بلیغ فرمائی۔ آپ حکومت برطانیہ کی عیاریوں اور ہندو کانگریس کی اسلام دشمنی سرگرمیوں سے خوب واقف تھے اور ان کا ڈٹ کر مقابلہ فرماتے تھے۔ تاکہ عامۃ المسلمین اشرار کی شاطرانہ چالوں کے اثراتِ بد سے محفوظ رہیں۔ مسلم لیگ میں قائداعظم کی شمولیت کے بعد اپنے مخصوص نظریات کی بناء پر اس کے موئید و حامی بن گئے۔

۳۹ء میں جب مسلم لیگ نے کانگریس کے سیاسی مقابلہ میں کامیابی حاصل کی اور کانگریسی وزارت مستعفی ہو گئی تو آپ نے قائداعظم کو تار کے ذریعے مبارکباد دی اور قائداعظم کی اپیل مطابق ۲۲ ستمبر ۳۹ء کو "یوم نجات" منانے میں حصہ لیا۔ حضرت امیر ملت نے علی پور سیداں کی جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور اس کے بعد اپنے مخصوص انداز میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ "یوم نجات" کی اہمیت بیان فرمائی اور کہا کہ اس وقت اسلامی جھنڈا مسلم لیگ کا ہے۔ ہم بھی مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ اور سب مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

چاہیے۔ اس تائیدی فرمان کے نتیجے کے طور پر ملک کے شمال سے مغرب تک مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے لاکھوں ارادت مندوں نے خود مسلم لیگ کی حمایت کا بیڑا اٹھایا۔ اور دیگر مسلمانوں کو بھی مسلم لیگ سے وابستہ کیا اور ۴۰ء میں جب قائداعظم علیحدہ قومیت کی بنا پر جداگانہ حکومت نظریہ منوانے میں کامیاب ہو گئے اور ۲۳ مارچ کو قرارداد پاکستان منظور ہو گئی تو حضرت امیر ملت نے مسلم لیگ کی حمایت اور اس کے استحکام کے لئے جدوجہد تیز تر کر دی۔ اس موقع پر اپنے تہنیتی تار میں قائداعظم کو اپنی تائید کا اس طرح یقین دلایا کہ فقیر بمعہ نوکر وڑ جمیع اہل اسلام ہند دل و جان سے آپ کے ساتھ ہے اور آپ کی کامیابی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہے۔ اور آپ کی ترقی مدارج کے لئے دعا کرتا ہے۔

۲۶ جولائی ۴۳ء کو بوقت ظہر "حسن بن صباحی" فرقے کے ایک جنونی رکن رفیق صابر منگوی نے ہندو کانگریس کی شہ پر بمبئی میں قائداعظم پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس سے قائداعظم زخمی ہو گئے تھے۔ ان دنوں حضرت امیر ملت اپنے تبلیغی دورے کے سلسلے میں حیدرآباد دکن میں فروکش تھے۔ اسی رات دس بجے کے قریب جناب نواب بہادر یار جنگ مرحوم صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ و صدر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد دکن شدید رنج و پریشانی کے عالم میں حضرت امیر ملت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ احوال پرسی پر انہوں نے ریڈیو کے حوالے سے قائداعظم پر کئے گئے حملے کی خبر حضرت امیر ملت کے گوش گزار کی تو اس خبر سے حاضرین پر سکتہ سا چھا گیا اور حضرت امیر ملت کو بھی نہایت رنج ہوا۔ آپ نے اسی وقت رو بقبلہ ہو کر (حضرت) قائداعظم کی صحت و سلامتی اور درازی عمر و کامیابی مقاصد کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی۔ اگلے دن ہمدردی و مزاج پرسی کے طور پر بدست خاص ایک مکتوب بھی تحریر فرمایا اور نواب بہادر یار جنگ مرحوم کو طلب کر کے مضمون مکتوب سنایا۔ اور نواب صاحب مرحوم کے مشورے پر مکتوب کا انگریزی میں ترجمہ ٹائپ کرا کے اصل مکتوب کے ساتھ منسلک کیا اور اپنے خلیفہ مجاز جناب الحاج خان بہادر بخشی مصطفےٰ علی خان صاحب کے ذریعے قائداعظم کے پاس روانہ فرمایا۔ مکتوب کا مضمون یہ تھا۔

"فقیر ایک صد سالہ ضعیف و ناتواں ہے۔ جس کو قوم نے امیر ملت مقرر کیا ہے۔ اس حیثیت سے فقیر کو جو کام کرنا ہے اس کا بیڑا آپ نے بڑی ہمت سے اٹھایا ہے۔ آپ کی جان پر کسی دشمن اسلام نے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

جو حملہ کیا ہے اس کا صدمہ فقیر کو پہنچا
لیکن طمانیت اس بات سے ہے
کہ یقیناً آپ کو صحت کامل جلد
ہوگی۔ آپ بوجہ اس حادثے کے
نہ گھبرائیں نہ ہمت ہاریں آپ
کا زخمی ہونا فال نیک ہے۔ آپ
کی کامیابی کی منادی ہے۔ انشاءاللہ
آپ کے دشمن ذلیل و خوار ہوں
گے۔ آپ کی مقاصد میں سو فیصدی
کامیابی کے لئے یہ فقیر دعاگو ہے اور
اس دعا میں فقیر کے لاکھوں متوسلین
بھی شامل ہیں جو اگر ضرورت ہو
تو سب فقیر کے اشارے پر
میدان عمل میں بخوشی اتریں گے۔"

محترمہ فاطمہ جناح نے یہ مکتوب معہ قیمتی تحائف وصول کیا۔ بعد صحت یابی حضرت قائداعظم نے اس ہمدردی و تحائف کا تحریری شکریہ ادا کیا۔ اور سال آئندہ یعنی ۴۴ء میں حضرت امیر ملت نشاط باغ کشمیر میں بحالی صحت کے لئے مقیم تھے۔ حضرت قائداعظم نے بھی انہی دنوں کشمیر کا دورہ کیا۔ اور چوہدری غلام عباس مرحوم اور دیگر حضرات کے ساتھ حضرت امیر ملت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہمدردانہ تشفی آمیز مکتوب و تحائف کا زبانی شکریہ ادا کیا۔ اور مزید دعا اور تائید کے طلبگار ہوئے۔

حضرت امیر ملت نے اس موقع پر قائداعظم کی مہمان نوازی کے طور پر انواع و اقسام کے دیسی کھانوں سے ضیافت فرمائی اور خود بھی شریک طعام ہوئے۔ اس کے بعد پاکستان کے متعلق دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں حضرت امیر ملت نے حضرت قائداعظم کو دو جھنڈیاں (ایک سبز اور ایک سیاہ) اور کچھ زر نقد عنایت فرمایا اور پاکستان کے لئے دعا فرمائی۔ ۴۶ء کے انتخابات بڑی اہمیت کے حامل تھے۔ کانگریس کا دعویٰ تھا کہ ہندوستان میں صرف انگریز اور کانگریس دو طاقتیں ہیں۔ لیکن قائداعظم نے بارہا واشگاف الفاظ میں اس کی تردید کی اور کہا کہ کانگریس صرف ہندوؤں کی نمائندہ ہے اور مسلم لیگ فقط مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس اہم موقع پر حضرت امیر ملت کی بے لوث ترغیب و تحریک پر بیشتر مشائخ عظام نے پوری توجہ سے مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے کام کیا اور ان کے معتقدین نے بھی کامل جوش اور خلوص کا مظاہرہ کیا۔ اور مسلم لیگ کی کامیابی میں حصہ لیا۔ الغرض حضرت امیر ملت کو حضرت قائداعظم اور مسلم لیگ سے جو مخلصانہ محبت تھی وہ تادم آخر رہی۔ اگرچہ کہ آپ مسلم لیگ کے دو آنے کے ممبر بھی نہ تھے۔ مگر مسلم لیگ کو مقبول بنانے اور تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی غرض بصرف ذاتی تمام برصغیر کے اور ریفرنڈم کو

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کامیاب بنانے کے لئے سرحد کے دورے کئے۔ ان مواقع پر آپ نے اپنے اخلاف و نبیرگان کے علاوہ تمام خلفائے مجاز اور ارادت کیشوں کو حکم دیا کہ تحریک کی حمایت و اعانت میں کامل جوش عمل کا مظاہرہ کریں اور اس کام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اس کے علاوہ آپ نے موقع بموقع اپنے فرامین و فتاوی اخباروں کے ذریعہ مشتہر کئے کہ یہی ایک اسلامی جماعت ہے۔ سب مسلمان اس میں شامل ہو جائیں۔ اگر اس میں شامل نہ ہوں گے تو اور کونسی جماعت ہے جو مسلمانوں کی ہمدردی کرے گی۔ کانگریس سے اس بات کی توقع کرنا کہ وہ مسلمانوں کی ہمدردی کرے گی، فضول ہے۔

آپ کی ان مساعی جمیلہ کی بدولت لوگ مسلم لیگ کی حمایت پر کمربستہ ہو کر میدانِ عمل میں نکل آئے۔ آپ نے علمائے دین اور نامور مشائخین کو بھی بطور خاص توجہ دلائی کہ آپ سب خدمت قوم اور حمایت دین پر مستعد ہو جائیں۔ آپ نے تمام عمر گوشہ نشینی میں گزار دی ہے۔ اب دین کی خدمت کا وقت آگیا ہے اس لئے میدان عمل میں آجائیے اور اپنا فرض ادا کیجئے۔ اس مضمون کے تار اور خطوط کے جواب میں علمائے کرام اور مشائخ عظام نے بھرپور تعاون عمل کا یقین دلایا۔ چنانچہ پیر صاحب مانکی شریف اور پیر صاحب زکوڑی شریف نے بھی آپ ہی کی توجہ دہانی پر مسلم لیگ کی حمایت اور مطالبہ پاکستان کی تائید میں قابل قدر جدوجہد فرمائی۔ ان ہی کوششوں کے نتیجے میں پنجاب کی یونینسٹ پارٹی کا خاتمہ ہو گیا اور سرحد کے سرخ پوشوں کی کمر ہمت ٹوٹ گئی۔

جب ۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کو مرکز اور صوبوں میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی تو حضرت قائداعظم نے اپنے ایک دوست سیٹھ محمد علی صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب تمہارے پیر صاحب کی کوشش اور دعا کا نتیجہ ہے۔ اور حضرت امیر ملت کے مبارکباد کے تار کے جواب میں لکھا کہ یہ سب آپ کی ہمت اور دعا کا نتیجہ ہے۔ اب یقیناً پاکستان بن جائے گا۔ تقسیم برصغیر کے اعلان پر حضرت امیر ملت نے نہایت مسرت محسوس کی اور فرمایا کہ آج ہماری تگ و دو اور جدوجہد بار ور ہوئی۔ چنانچہ اس موقع پر بھی آپ نے حضرت قائداعظم کو مبارکباد کا تار دیا۔ اور تسفتالو بطور تحفہ کوئٹہ سے روانہ فرمائے۔ جس کے جواب میں حضرت قائداعظم نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ باوجود اس کے کہ حضرت امیر ملت نہ بڑے زمیندار تھے نہ کسی حکومت

لے عکس مکتوباتِ قائداعظم

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کے انعام یافتہ، نہ تجارت وصنعت سے آپ کا کوئی تعلق تھا۔ آپ محض متوکل باللہ تھے مگر بڑے سے بڑا کام بھی جس سے ملت اسلامیہ کے مفاد کا تعلق ہوتا بطیب خاطر انجام دینے میں تامل نہ فرماتے۔ چنانچہ آپ نے تردید عقائد باطلہ مرزائیت کے لئے۔ حجاز مقدس میں ریلوے لائن کے موقع پر، شہادت مسجد کانپور کے زمانے میں اور علی گڑھ یونیورسٹی، ندوۃ العلماء لکھنو، حزب الاحناف لاہور، انجمن نعمانیہ لاہور، انجمن حمایت اسلام لاہور، انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے علاوہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے دینی مدارس کی ان کے معلمین ومتعلمین کی اور برصغیر کے بیشتر دینی مدارس اور ان کے معلمین ومتعلمین کی گراں قدر مالی امداد بخوشی چندوں اور عطیوں کی صورت میں فرمائی۔ اور مسلم لیگ جب قائداعظم کی صدارت میں فعال جماعت بنی اور اس نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا تو حضرت امیر ملت نے لاکھوں روپے سے اس کی مالی امداد فرمائی۔ اور اس کی تائید وحمایت میں خود اور آپ کے اخلاف وخلفاء نے ملک کے طول و عرض میں طویل دورے اپنے ذاتی خرچ پر کئے۔ ان عظیم کارناموں کے صلے میں آپ نے نہ خود اپنے لئے نہ اپنے متعلقین کے لئے نہ ان حضرات کے لئے جنہوں نے آپ کی ہدایت پر مسلم لیگ کی بلا لحاظ و اندیشہ تائید وحمایت میں اہم کردار ادا کیا۔ کوئی معاوضہ یا عہدہ طلب کیا۔ آپ نے جو کچھ کیا اللہ اور رسول کی خوشنودی و رضامندی کی خاطر کیا۔ مگر افسوس ہے کہ تاریخ پاکستان میں آپ کی ان خدمات عالیہ کا تذکرہ محفوظ نہیں کیا گیا۔

حضرت امیر ملت اخلاق حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کا دائرہ عمل محدود نہ تھا۔ آپ نے برصغیر کے علاوہ اپنی سرگرمیاں افغانستان، ترکی، مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور دیگر بلاد اسلامیہ میں جاری رکھی ہوئی تھیں۔ ترکوں کی حکومت کے زمانے میں آپ جب حج کے لئے مکہ معظمہ حاضر ہوتے تو مدت قیام تک حرم شریف کعبہ میں وعظ سنانے کی خدمت انجام دیتے اور مدینہ منورہ کی حاضری کے موقع پر حرم شریف میں چار ہمراہیوں کے ساتھ روضۂ مطہر کی جالیوں کے اندر رات بسر کرنے کی خصوصی اجازت ہوتی۔ آپ کا نام نامی اب بھی بالخصوص مکہ ومدینہ میں عزت واحترام سے لیا جاتا ہے۔ آپ علم وعمل کے بے نظیر پیکر تھے آپ کی شخصیت ہر لحاظ سے منفرد تھی۔ آپ انیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں منصۂ شہود پر رونق افروز ہوئے اور ۳۰ اگست ۱۹۵۱ء کو علی پور سیداں میں رات دس بجے بعد نماز عشاء واصل بحق ہوئے۔

"عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا"

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر: علامہ مولانا غلام رسول گوہر

کتابِ مبین

اللہ کی کتاب کا بیان ہی نظامِ مصطفیٰ ہے

ترجمہ آیت ۱۲۵ پ ۱۴ سورۂ نحل

"پکار اپنے رب کے راہ کی طرف دانائی سے اور اچھی نصیحت سے اور ان سے مناظرہ کر اس طریقے سے کہ وہ بہت اچھا ہے بیشک تیرا رب، وہ خوب جانتا ہے کہ کون گمراہ ہوا، اس کے راستے سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو۔"

مختصر تفسیر دانائی سے قرآن مراد ہے یعنی کفار کو جو سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ قرآن کی آیات سے دین کی دعوت دیں۔ نصیحت سے مراد قرآن کی وہ آیات ہیں جو پند و نصائح کو شامل ہیں۔ اور مناظرہ کا بہت اچھا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی طرف ان کو آیاتِ قرآن کے ساتھ دعوت دیں۔ اس کا مطلب کہ اللہ تعالےٰ راہ سے بھٹکے ہوؤں اور ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ یہ ہے کہ وہ ان دونوں کو قیامت کے دن بدلہ دے گا۔

(جلالین)

تفسیر جمل میں ہے کہ آیت میں: ادع کا جس کا معنی پکار ہے مفعول محذوف ہے۔ اور وہ ناس ہے جس کے معنی لوگ ہیں تو ادع کے معنی ہوئے۔ اے رسول لوگوں کو پکار، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عموم بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ آیت میں مجادلہ سے مراد مناظرہ ہے اور طریق احسن وہ دلیل ہے جو مقدمات مسلمہ بین الفریقین سے مرکب ہو۔ (ہکذا فی الکبیر)

ترجمہ آیت ۲، ۳ سورۂ طٰہٰ

"اے محبوب ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑیں۔ لیکن ہم نے اس کو نصیحت دینے کے لئے اتارا ہے جو اس سے ڈرے۔ اس کی تنزیل ہے اس سے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا۔"

مختصر تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بہت لمبا قیام فرماتے تھے۔ آپ کے پاؤں مبارک سوجھ گئے۔ بعض

بقیہ ص ۱۱ پر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

از: مدیر مسئول

حدیث مصطفیٰ ہی نظام مصطفیٰ ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر بے شک دو بندے آپس میں اللہ ہی کے لئے محبت کریں۔ ایک ان کا مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں۔ جمع کرے گا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو قیامت کے دن۔ کہے گا اللہ یہ وہ شخص ہے جس سے تو میرے لئے محبت کرتا تھا۔

(مشکوٰۃ)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا، نکلے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آپ ہمارے پاس تشریف لائے) آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے۔ کسی نے عرض کیا نماز اور زکوٰۃ، اور کسی نے کہا جہاد فی سبیل اللہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک سب عملوں سے زیادہ محبوب اللہ کو اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھنا ہے۔

(مشکوٰۃ)

بقیہ: کتاب مبین

روایات میں آیا ہے کہ آپ ایک پاؤں پر قیام فرماتے تھے۔ جب ایک پاؤں تھک جاتا تو اس کو زمین پر رکھتے اور دوسرا اٹھا لیتے اسی طرح ساری رات گزر جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ نزول قرآن کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ اتنی محنت اور مشقت اٹھائیں۔ آپ قیام میں تخفیف کریں۔ اور اپنی جان کے ساتھ نرمی کریں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ طٰہٰ کے معنی یہ ہیں کہ اے محبوب آپ دونوں پاؤں زمین پر رکھیں۔ ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنے نفس پاک کو تکلیف نہ دیں۔

بعض نے کہا طٰہٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف ہے۔ اس کے اول سے حرف یا حذف کیا گیا ہے۔ اصل میں یہ یا طٰہٰ ہے۔ کلبی نے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکہ میں وحی نازل ہوئی تو آپ نے عبادت میں بہت کوشش کی کہ ساری رات عبادت میں گزر جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو نازل کر کے آپ کو تخفیف کا حکم دیا۔ پھر آپ رات کو سوتے بھی تھے اور نمازیں بھی ادا کرتے تھے

(جمل)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر :- غزالی زماں قطب دوراں الحاج حافظ وقاری یاد رفتگاں

مفتی محمد دین صاحب

مفتی دین محمد ابن مفتی امام الدین ابن مفتی فتح دین رحمہم اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین، ۱۲۹۸ھ، ۱۸۸۱ء بمقام رتہ شریف تحصیل چکوال ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد جید عالم دین نہایت کریم النفس متقی، پرہیزگار اور عظیم پایہ کے بزرگ تھے اور آپ نے اپنے والد ماجد سے علوم ظاہری باطنی حاصل کیا۔ اور اپنے والد ماجد کے ہی خلیفہ مجاز بنے۔ اور آپ کے والدِ ماجد حضرت خواجہ غلام نبی صاحب للہیؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت مفتی دین محمد صاحب نے ابتدائی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ اور والدِ ماجد سے ہدایہ شریف اور جامی تک کتب پڑھ لیں۔ جب شعور کی منزل میں قدم رکھا تو والدِ ماجد کی اجازت سے علم کی تلاش میں نکلے۔ اور رام پور میں حضرت مولانا فضل حق رامپوری رحمۃ اللہ علیہ سے جملہ فنون، فقہ، اصول، ادب، منطق، فلسفہ، عقائد، علم کلام، علم تفسیر، علمِ حدیث کی کتب متداولہ کی تکمیل کی۔ ۱۳۲۵ھ میں آپ واپس رتہ تشریف لے آئے۔ اور اپنے والدِ ماجد سے ۲۵ سال تک روحانی استفادہ حاصل کیا۔ اور اپنے والدِ ماجد کے ارشادات عالیہ کے مطابق درس وتدریس اور وعظ وتبلیغ کا سلسلہ شروع کیا اور زندگی کے آخری لمحات تک اسی مقدس فریضے کو انجام دیتے رہے۔ اور ملک کے دور دراز علاقوں تک علوم ظاہری اور باطنی سے عوام الناس کو فیض یاب فرماتے رہے۔ حضرت مفتی صاحب عالم باعمل اور دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے قائم اور شریعت مطہرہ کے بہت سخت پابند تھے۔ اور اسلام کے شیدائی محسنِ انسانیتؐ کے سچے عاشق اور جانثار تھے۔ آپ اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب ہمیشہ لوگوں کو دیوبندیوں، وہابیوں، شیعوں، چکڑالیوں، مرزائیوں اور دیگر باطل عقیدہ رکھنے والے لوگوں سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ اور ان کی مجلس محفل میں بیٹھنے سے پرہیز کرنے کی سخت تاکید فرماتے۔ کیونکہ ان لوگوں سے تعلق رکھنے سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی تقریر بڑی جامع اور پُر اثر ہوتی۔ آپ کے ایمان افروز بیان سے لوگوں کے دلوں میں ایمان کی پختگی وتازگی پیدا ہوتی۔ اور لوگ آپ کے روح پرور بیان

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سے جھوٹے اور باطل عقیدے سے توبہ تائب ہو جاتے۔ آپ جیسے عالم و مفتی و قاری و حافظ بہت کم پیدا ہوں گے۔ حضرت مفتی صاحب کو قرآن کریم سے اتنی محبت اور عشق تھا کہ آپ پورا کلام پاک ایک ہی رات اور ایک ہی رکعت میں پڑھ دیتے۔ لیکن کبھی بھی لقمے کی ضرورت نہ پڑتی۔ یہ آپ کے کلام پاک کی پختگی کا عالم تھا۔ قرآن مجید پڑھنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے ساری عمر قرآن پڑھانے میں گزار دی۔ اور دین متین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ حضرت مفتی صاحب کے مُریدین، تلامذہ اور فیض یافتہ حضرات کثیر تعداد میں ابھی تک موجود ہیں۔ آپ کو قرآن کریم سے بڑی محبت تھی۔ جس کی روشن دلیل یہ ہے کہ آپ کے عقیدت مندوں میں سے ایک نے دریافت کیا کہ حضور آپ اس ضعیفی کی حالت میں بھی پہلے کی طرح پورا کلام پاک پڑھ دیتے ہیں۔ اس سے آپ کو تھکن اور کمزوری محسوس نہیں ہوتی۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ جس وقت میں قرآن مجید کو پڑھنا شروع کر دیتا ہوں۔ تو مجھے محسوس ہوتا ہے، جیسے میں ابھی جوان ہوں۔

حضرت مفتی صاحب خلفائے راشدین کی عزت و حرمت پر مر مٹنے والے تھے۔ اکثر و بیشتر آپ کے شیعہ حضرات سے مناظرے ہوتے رہتے۔ جس میں آپ نے بہت ان کو شکست فاش دی۔ اس وجہ سے اکثر شیعے آپ کے جھوٹے عقیدہ سے تائب ہو کر صحیح العقیدہ اور پکے سنی ہو گئے۔ یہاں پر آپ کو علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے اس شعر کا مصداق ٹھہرایا جائے تو بجا ہوگا۔

ز جب تک مرتضیٰ میں خواجہ یثرب کی عزت پہ
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

حضرت مفتی صاحب کو بزرگان دین و اولیاء کاملین سے قلبی و روحانی محبت و عقیدت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف پر ۳۵ مرتبہ بمعہ اپنے مریدین کے حاضری دی۔ یہ آپ کی عقیدت، لگن اور روشن ضمیری کا عالم تھا۔ جب آپ کے والد ماجد نے آپ کو خلافت سے نوازا تو والد ماجد کے وصال کے بعد آپ مسند نشین ہوئے۔ اس لئے آپ حضرت ثانی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی لوگوں کو راہِ طریقت اور طالبان حق کو فیض روحانی سے مالا مال کیا۔ اسلام سے والہانہ شغف، عبادت الٰہی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور صحابہ کرام کے نقش قدم پہ چلنے کی ہمیشہ تبلیغ و تلقین کرتے رہتے۔ آپ نے لوگوں کو خلوص و اخلاق اور محبت کا عام پیغام دے کر اعلیٰ قدروں کو حیات دوام بخشی۔ آپ شریعت و طریقت پر سختی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سے کاربند تھے۔ آپ ہمیشہ یاد الٰہی میں محو رہتے۔ محویت و کیفیت کا یہ عالم تھا کہ رات ختم ہو جاتی لیکن آپ کی عبادت و ریاضت ختم نہ ہوتی۔ حضرت مفتی صاحب ایسے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کی زندگی بہت مصروف ترین تھی۔ درس و تدریس، وعظ و تبلیغ، زہد و عبادت میں شب و روز محو رہتے۔ اس لئے آپ کو تصنیف و تالیف کا وقت نہ مل سکا[1]۔ آپ کی کرامات بے شمار، لامحدود ہیں۔ جنہیں آپ عنقریب شائع ہونے والی آپ کی سوانح حیات میں پڑھیں گے۔ مختصراً یہاں پر ایک دو کرامتوں کا بیان کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت مفتی صاحب سے ایک شخص نے آپ کے قیام و طعام کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ ساری رات عبادتِ الٰہی میں گزارتے ہیں۔ آپ پر نیند کا غلبہ نہیں ہوتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ نفس کے تابع ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے میرا نفس میرے تابع ہے۔ بس میری عبادت کی کامیابی اور معرفت الٰہی کا یہی بڑا سبب ہے۔

۲۔ حضرت مفتی صاحب نے ایک سال قبل اپنے وصال کے متعلق حضرت خواجہ مقبول الرسول صاحب للّٰہی کو آگاہ کر دیا تھا۔ اور ساتھ ہی دن اور تاریخ تحریر کرا دیا تھا۔ حضرت خواجہ مقبول الرسول صاحب للّٰہی نے وہ تاریخ نوٹ کر لی۔ جب ایک سال بعد وہ تاریخ آئی۔ تو حضرت للّٰہی نے اپنے اہل خانہ سے فرمایا کہ آج کی تاریخ حضرت مفتی صاحب نے مجھے تحریر کروائی تھی۔ لیکن ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ حضرت للّٰہی فرماتے ہیں کہ تھوڑی ہی دیر بعد ایک شخص یہ اطلاع لے کر آیا کہ حضرت مفتی صاحب کا آج وصال ہو گیا ہے۔ تو اس وقت حضرت للّٰہی نے سب کے سامنے یہ واقع بیان کیا، کہ مجھے مفتی صاحب نے ایک سال قبل ہی اپنی تاریخ وصال نوٹ کرا دی تھی۔

۳۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب کے شاگرد اور مریدین بہت بھاری اکثریت میں ہیں۔ ان میں نمایاں اشخاص جنہیں آپ نے خلافتِ عالیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ فرزندِ ارجمند حضرت صاحبزادہ حافظ و قاری مفتی جمال الدین صاحب برنہ شریف (چکوال)

۲۔ محترم جناب ابوالفیض میاں احمد دین صاحب کھارا سوہیر (چکوال)

آپ کے فرزندِ اکبر حضرت صاحبزادہ حافظ و قاری مفتی عتیق اللہ صاحب بہت بڑے جید عالم و فاضل تھے۔ لیکن افسوس زندگی نے

[1] حضرت مفتی صاحب اپنے پیچھے ایک عظیم کتبخانہ یادگار چھوڑ گئے ہیں جس میں مکتبہ فکر کی کتب موجود ہیں۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

وفات کی۔ اس لئے آپ کی حیات میں ہی انتقال کر گئے۔ آپ کی تاریخ وصال بروز جمعۃ المبارک بمطابق ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ ۱۹۱۵ء ہے۔ آپ کی نماز جنازہ خود حضرت قبلہ مفتی صاحب نے پڑھائی۔ اس لئے آپ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت قبلہ حافظ و قاری و مفتی جمال الدین صاحب ادام اللہ نے خلافت عظمیٰ کو سنبھالا۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب نے اپنے مسند نشین صاحبزادہ صاحب کو علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور فرمایا۔ اور بعد میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے حقیقی چچا مفتی عطا محمد صاحب اور وقت کے مشہور و معروف علماء اور مشائخ و مفتیوں میں جن کا امتیازی اور نمایاں مقام تھا۔ اور اپنے وقت کے ممتاز قاری و حافظ و مقرر اور واعظ و عالم تھے۔ اپنے اندازِ بیان میں اپنی مثال آپ تھے۔ خصوصاً مثنوی شریف میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ جن کے حالات زندگی کو بہت احسن طریقہ سے تذکرۃ الاکابر اہل سنت میں حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم صاحب شرف قادری، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ نے محفوظ کیا ہے۔ آپ نے جملہ علوم و فنون کی تکمیل کی۔ اور اپنے والد ماجد کی عطا کی ہوئی خلافت جیسی بھاری ذمہ داری کو باحسن الطریقے سنبھالتے ہوئے عوام الناس کو فیض یاب فرما رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے دو فرزند ارجمند ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ حافظ و قاری مفتی کفایت احمد صاحب۔ رتوی۔

۲۔ صاحبزادہ حافظ و قاری مفتی محمد شجاع الدین صاحب۔ رتوی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس خانوادے کے یہ چشم و چراغ بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل ہو کر اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر اپنے والد ماجد کی اجازت سے ملک کے مختلف شہروں میں جن میں فیصل آباد اور کراچی گورنر ہاؤس جیسی جگہ سرفہرست ہیں۔ دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سربلندی اور مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں۔ اہل نظر کا کہنا ہے کہ ان کی ذات سے سلسلہ عالیہ، نقشبندیہ، مجددیہ، مہر شریف کو مزید ترقی و عروج حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور حضرت صاحبزادہ مفتی جمال الدین صاحب (مدظلہ) کو بعد میں حضرت خواجہ مقبول الرسول صاحب لتھی نے بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر انوار میں لاکھوں عقیدت مندوں کے ہجوم کی موجودگی میں دستار خلافت

لہ آپ روضہ شریف میں اپنے چچا جان کے مزار کے پاؤں کی جانب محو استراحت ہیں۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

عطا فرمائی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے والد ماجد کی طرح اپنے عقیدے اور مسلک میں بہت پختہ اور قوی ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بستر بند پارٹی (تبلیغی جماعت) جامع مسجد رتہ شریف میں اپنے جراثیم پھیلانے کی خاطر آئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب جب نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ جماعت سے فارغ ہوئے تو اس پارٹی میں سے ایک شخص نے اٹھ کر کچھ بیان کرنا ہی شروع کیا تو حضرت صاحبزادہ صاحب نے فوراً روکا اور ٹوکا۔ ساتھ ہی آپ نے یہ دریافت فرمایا، کہ آپ کی جماعت یہاں کس لئے اور کیا کرنے آئی ہے؟ تو ان کے سربراہ نے جواباً یہ کہا کہ ہم یہاں لوگوں کو وعظ و نصیحت اور مسئلے مسائل بتانے کے لئے آئے ہیں۔ جس کے جواب میں حضرت صاحبزادہ صاحب جلال میں آگئے اور فرمایا، کہ یہ رتہ شریف علماء کرام، مفتی صاحبان کا مرکز ہے اور منبع فیض ہے۔ یہاں دنیا مسائل پوچھنے آتی ہے اور فتویٰ لینے آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہاں شب و روز مسائل بتائے جاتے ہیں اور بیان کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ جیسے گستاخ و منحوس و مبغوض حضرات کے لئے یہاں آنے اور تبلیغ کرنے کی کوئی اجازت اور گنجائش نہیں۔ بس فوراً ہی حضرت صاحبزادہ صاحب کے حکم پر آپ کے مریدین اور خدام نے سب کو پکڑ کر صرف مسجد سے ہی نہیں بلکہ گاؤں سے بھی باہر نکال دیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے وجود مسعود کی وجہ سے صرف اور واحد رتہ شریف ایک ایسا گاؤں ہے۔ جہاں آج تک سوائے مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے کوئی شخص دوسرے مسلک کا نہیں ہے۔

حضرت قبلہ مفتی دین محمد صاحب کی ذات پُر انوار کا یہ شمس منیر اپنی تابانیوں سے عالم کو منور کرتا ہوا بالآخر ۲۳ ذیقعد بروز اتوار ۱۳۶۶ھ کو غروب ہو کر ہمیشہ کیلئے ظاہری نظروں سے پوشیدہ ہو کر پردہ کر گیا۔ اور آپ کی نماز جنازہ چکوال کے جید عالم و فاضل حضرت علامہ قاضی غلام جیلانی المعروف علامہ صاحب نے پڑھائی جس میں بے شمار تعداد میں مریدوں عقیدت مندوں اور فرزندان توحید نے شرکت کی۔ آپ کی نماز جنازہ رتہ شریف کے بڑے قبرستان میں ادا کی گئی[1]۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب کے مزار مقدس پر گنبد تعمیر ہو چکا ہے۔ جیسے آپ کے

[1] کیونکہ آپ اپنے والد ماجد کا بہت زیادہ ادب و احترام فرماتے تھے۔ اس لئے اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کی وصیت کے مطابق اپنے والد ماجد کے پاؤں کی جانب دفن کیا گیا ہے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مریدین اور تلامذہ نے تعمیر کروایا ہے۔ اور حضرت قبلہ مفتی صاحب اور آپ کے والدِ ماجد کا سالانہ عرس پاک بتاریخ ۲۲ اور ۲۳ جون کو بڑے ہی تزک و احتشام اور بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ جس میں ملک کے نامور اور مایۂ ناز نعت خوان اور علماء کرام حصہ لیتے ہیں۔ اور حضرت قبلہ مفتی صاحب کے شاگرد اور مریدین ہزاروں کی تعداد میں شریک ہو کر لامتناہی فیوض و برکات سے بہرہ ور اور مستفیض ہوتے ہیں۔

عرس پاک کا اہتمام و انتظام حضرت علامہ پیر طریقت، رہبر شریعت صاحبزادہ حافظ و قاری و مفتی جمال الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، امامیہ، رتہ شریف کے زیر سرپرستی ہوتا ہے۔

اطلاع

سالانہ عرس شریف کی مفصل روئیداد جو پروفیسر منشاد علی نے مرتب کی ہے۔ آئندہ شمارے میں شائع کی جائے گی۔ (ادارہ)

لے حضرت قبلہ مفتی صاحب کا مزار پُر انوار مرجع خلائق بنا ہوا ہے اور مفتی صاحبان کا روضہ شریف جامع مسجد کے جانب ہے۔

ارتحال

ہمارے دیرینہ اور عمر رسیدہ مخلص پیر بھائی حاجی چوہدری غلام نبی چک ۵ جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ ۷ مئی ۱۹۷۹ء بروز پیر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت نیک شب زندہ دار تھے۔ پیر خانہ سے مرحوم کو بڑی عقیدت تھی اور بہت خلیق اور سادہ مزاج تھے۔ جملہ قارئین رسالہ کی خدمت میں استدعا ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

ادارہ کی طرف سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

استدعائے صحت

حضرت مولانا الحاج حافظ نواب دین صاحب نقشبندی جماعتی علی پوری ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ تمام قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کی صحت کے لئے خلوصِ قلب سے دُعا فرمائیں۔ تاکہ لوگ تادیر ان کے علم سے استفادہ کرتے رہیں۔

محمد صدیق رحمانی منڈی واڑبرٹن سے لکھتے ہیں کہ وہ چند روز سے شدید درد میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ تمام قارئین خلوص قلب سے ان کی صحت کے لئے خلوص قلب سے دعا کریں۔

(ادارہ)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ترجمہ و تلخیص :- غلام رسول گوہر

ارشادات محبوب سبحانی غوث لامکانی

شیخ عبدالقادر جیلانی

اے عزیز! آدمی چار طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ ہے کہ نہ اس کی زبان ہے اور نہ دل۔ یہ وہ آدمی ہے جو رب تعالےٰ کا نافرمان اور مغرور اور کند ذہن اور بے سمجھ ہے۔ ایسے آدمی کی اللہ پرواہ نہیں کرتا یعنی اللہ کے نزدیک اس کی پرکاہ کے برابر بھی قدر نہیں۔ اس آدمی میں خیر نہیں ہوتی۔ اور اس کا آٹے کے چھان کے برابر بھی وزن نہیں ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے اس کے دل کو ایمان لانے کی ہدایت اور توفیق بخشے اور اس کے اعضاء اور جوارح کو اپنی طاعت اور بندگی میں حرکت دے تو اور بات ہے۔

اے عزیز! تو اس آدمی سے ڈرتا رہ، اس کے ساتھ محبت اور دوستی نہ رکھ۔ اس سے دور دور رہ اور اس کو دھیان اور نظر میں نہ لا۔ اور اس کے ساتھ کھڑا تک نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ شخص اللہ کے غضب اور عذاب کے لائق ہے۔ اور نار اس کا ٹھکانہ ہے۔ ہم سب مسلمان اللہ تعالےٰ سے اس کے شر اور بدی سے پناہ مانگتے ہیں۔ مگر علماء کو جن کو اللہ نے اپنی ذات و صفات کا علم دیا ہے۔ چاہیئے کہ وہ اس آدمی کو نیکی کی تعلیم دیں اور دین میں اس کی راہنمائی کریں۔ ان پر واجب ہے کہ وہ اس کو اللہ کی طاعت اور اس کی توحید و معرفت کی دعوت دیں اور اس کو معصیت اور نافرمانی سے خوف دلائیں۔ جو علماء یہ فریضہ ادا کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے نزدیک مجاہدین میں لکھے جاتے ہیں، اور ان کو انبیاء اور رسل کے برابر ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا۔ اے علی اگر تجھ سے کسی مرد کو ہدایت ہو جائے تو یہ تیرے لئے دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع کرتا ہے۔

دوسری قسم :- دوسرا آدمی وہ ہے جس کی زبان ہے دل نہیں۔ وہ حکمت سے کلام کرتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا۔ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ اور خود اس سے بھاگتا ہے۔ وہ اپنے غیر کے عیوب کو برا جانتا ہے لیکن وہی عیوب خود اس کے اندر بھی موجود ہیں۔ مگر ان کو برا نہیں جانتا اور اس پر مداومت کرتا ہے۔ یعنی ان عیوب کو

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اپنے سے نکالنے کا خیال تک بھی دل میں نہیں لاتا۔ وہ لوگوں کے سامنے ظاہر تو یہ کرتا ہے کہ وہ بڑا عابد ہے۔ مگر باطن میں وہ گناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ اور گناہوں کا ارتکاب کر کے گویا وہ اللہ سے جنگ کرتا ہے۔ وہ انسانی لباس میں بھیڑیا ہے۔ یہ وہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول کے ساتھ ڈرایا ہے۔ کہ مجھ کو اپنی امت پر اس منافق سے بہت ڈر ہے جس کی زبان علم کے موتی اگلتی ہے یعنی بڑا مقرر اور جادو بیاں ہے۔ مگر اس پر اس کا عمل نہیں ہے۔ ایک حدیث میں بھی یوں آیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ کو بد باطن دنیا پسند کرنے والے عالموں اور مولویوں سے اپنی امت پر بہت خوف ہے۔ (اس لئے کہ یہ امت کو گمراہ کرتے ہیں) ہم اللہ تعالےٰ سے، اس آدمی سے پناہ مانگتے ہیں کہ وہ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔ پس اے عزیز! اس جیسے آدمی کے قریب نہ جا۔ بلکہ اس سے بہت دور رہ۔ اور اس سے بھاگ جا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی چرب زبانی اور لذیذ کلام سے تجھ کو اُچک کر لے جائے یعنی دین حق سے تجھ کو گمراہ کر دے۔ اور تجھ کو اپنے گناہوں کی آگ میں جلائے اور اپنے باطن کی بدبو سے تجھ کو قتل کر دے۔

تیسرا آدمی:۔ وہ ہے جس کا دل ہے اور زبان نہیں ہے۔ یہ ہے وہ جو کامل ایماندار ہے۔ اس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہوا ہے۔ اور اس پر اپنی حفاظت کا حجاب ڈالا ہوا ہے۔ یہ وہ آدمی ہے کہ اللہ نے اس کو نفس کے عیوب و نقائص سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور اس کے مکر و فریب اس پر واضح کر دیئے ہیں۔ اور اس کے دل کو مجلّا اور روشن کر دیا ہے۔ اور لوگوں کے ساتھ رہنے اور کلام کرنے کے خطرات سے بھی اس کو آگاہ کر دیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ سلامتی خاموشی اور عام لوگوں سے جدا رہنے میں ہے۔

اے عزیز! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سُن۔ آپ نے فرمایا،

"جس نے سکوت اور خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔"

بعض علماء کا قول ہے کہ عبادت کے دس حصے ہیں۔ اس کے نو حصے خاموشی میں ہیں۔ پس اے عزیز! یہ آدمی اللہ کا ولی ہے جو اللہ کے ستر اور حجاب میں چھپا ہوا ہے۔ اور محفوظ ہے اور سلامتی والا اور بڑی عقل کا مالک ہے اور رحمان کا ہم نشین ہے۔ اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے۔ ساری خیر اور بھلائی اس کے پاس ہے۔

اے عزیز! تو اس کی صحبت اور محبت کو لازم پکڑ اور اس کا ساتھی ہو اور اس سے مل کر رہ اور اس کی خدمت کر اور اس کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کر اور اس کے لئے آرام کا سامان مہیا کر۔ اللہ تجھ سے محبت کرے گا۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اور تجھ کو اپنے اولیاء کی جماعت میں شامل کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

چوتھا آدمی:۔ وہ ہے جس کو ملکوت میں عظیم کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم معرفت سیکھا اور سکھایا اور اس پر عمل کیا وہ عالم ملکوت میں عظیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ وہ اللہ کا عارف اور اس کی آیات بینات کا عالم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے علم کے عجائب اس کے قلب میں رکھتا ہے اور اپنے اسرار اور بھید اس پر کھولتا ہے۔ جب کہ وہ ان کو اوروں سے چھپاتا ہے۔ اس آدمی کو وہ برگزیدہ کرتا ہے اور اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اپنے قرب کے دروازوں پر اس کو چڑھاتا ہے۔ اور اس کی وہ خود رہنمائی کرتا ہے اور اس کے سینے کو اپنے اسرار اور رموز کا خزینہ بناتا ہے۔ اس کو لوگوں کے لئے داعی اور حجت بناتا ہے۔ وہ لوگوں میں ہادی اور مہدی کے منصب عظیم پر فائز ہوتا ہے۔ اس کا منصب عالی یہ ہوتا ہے کہ وہ شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا ہوتا ہے۔ وہ صادق بھی ہوتا ہے اور مصدق بھی۔ اور اس کو اللہ اپنے رسولوں اور نبیوں کا قائمقام بناتا ہے۔

پس اے عزیز! ابن آدم کا یہی انتہائی مقام ہے۔ اس مرتبہ ولایت کے اوپر نبوت و رسالت کے سوا کوئی اور مرتبہ نہیں ہے تو اس برگزیدہ آدمی کی صحبت کو لازم پکڑ، اور اس کی مخالفت، نفرت اور دشمنی سے ڈر۔ اور ڈر اس سے کہ تو اس کے حکم کو قبول نہ کرے۔ یا تو اس کے قول کی طرف رجوع نہ کرے۔ اس لئے کہ سلامتی اسی میں ہے اور اس کے سوا میں ہلاکت ہے اور گمراہی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

جامع مسجد میاں کالا مرحوم کوٹ عثمان خان قصور میں مورخہ ۲۷ اپریل بروز جمعۃ المبارک مولوی حاجی نور احمد ساقی نے حضرت مولانا الحاج شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب علی پوری اور حضرت مولانا الحاج پیر سید بشیر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہما کا عرس شریف کرایا۔ علی پور شریف سے صاحبزادہ پیر سید منور حسین شاہ صاحب اور صاحبزادہ پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب تشریف لائے۔ عصر کی نماز کے بعد تا مغرب قرآن خوانی ہوئی۔ اور مغرب کی نماز کے بعد جناب صاحبزادہ سید خورشید حسین شاہ صاحب نے تلاوت قرآن سے جلسہ کا افتتاح کیا۔ اور حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب نے کرسی صدارت کو زینت بخشی۔ نعت خوانی اور وعظ بھی ہوا۔ آخیر میں جناب ممدوح الصدر نے ایک لمبا خطبہ پڑھنے کے بعد دو گھنٹہ تقریر کی۔ اور قریباً ۱½ بجے رات جلسہ سلام و دعا پر ختم ہوا۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

روئیداد عرس شریف

مورخہ ۱۱/۱۰ مئی کو ہمیشہ علی پور شریف میں حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے لاکھوں شیدائیوں اور پروانوں کا روحانی عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے۔ اس عظیم اجتماع کی تاریخ حضرت امیر ملت کے عہد سے ۱۱/۱۰ مئی اور ۲۸/۲۹ بیساکھ ہے۔ یہ تاریخ مریدین و معتقدین کے قلوب پر مرتسم و منقش ہے۔ ہر خواندہ و ناخواندہ، ہر پیر و جوان، مرد اور عورتیں جانتی ہیں کہ ہم نے اس تاریخ کو کشاں کشاں علی پور شریف حاضر ہونا ہے۔ اگرچہ اس تاریخ کے معروف و مشہور ہونے کے بعد اعلان و اشتہار کی چنداں حاجت نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی اشتہارات چھپوا کر مختلف شہروں میں بھیجے جاتے ہیں اور جا بجا آویزاں کئے جاتے ہیں۔ اور رسالہ انوار الصوفیہ میں بھی جو ہمارے سلسلہ روحانیہ کا واحد ترجمان ہے، اس کا اشتہار و اعلان ہوتا ہے۔ اور ملک کے اخبارات میں بھی اس عرس شریف کا اعلان ہوتا ہے۔ اور حضرت امیر ملت قبلہ عالم محدث علی پوری کے حالاتِ زندگی سے بھی قارئین کو متعارف کرایا جاتا ہے۔ اس عرس شریف میں اکناف پاکستان سے لاکھوں کی تعداد میں عقیدت مند شمولیت کرتے ہیں۔ اور اس میں شمولیت اپنی سعادت تصور کرتے ہیں۔

امسال بھی روایات سابقہ کے مطابق عقیدت مندوں نے لاکھوں کی تعداد میں حاضری دی۔ خطہ علی پور شریف لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ تاحدِ نگاہ شاہِ جماعت کے پروانے ہی نظر آتے تھے۔ اتنی بڑی تعداد کو درگاہ عالیہ کی طرف سے نہ صرف دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جاتا ہے بلکہ صبح کو ناشتہ بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں پراٹھے، چائے، مکھن، دہی، شکر، آچار، سالن وغیرہ اشیاء شامل ہوتی ہیں۔ کھانا کھلانے سے قبل سنّت کے مطابق سب کے ہاتھ دھلائے جاتے ہیں اور جب کھانے سے فارغ ہوتے ہیں تو پھر دوبارہ ہاتھ دھلائے جاتے ہیں۔ اور سنّت کے مطابق کھانا کھا کر تمام یارانِ طریقت حضرت امیر ملت کی تربیت کے زیر اثر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔ کھانا معمولی نہیں ہوتا، پُر تکلف ہوتا ہے۔ پلاؤ اور زردہ کے علاوہ روٹی گوشت اور مشروب میں لسّی بھی شامل ہوتی ہے۔ حضرت قبلہ عالم امیر ملت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہی فرمان ہے کہ مہمانوں کو پُر تکلف کھانا کھلایا جائے۔ آپ نے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

فرمایا ہے اگر دال کھلاؤ گے تو دال کھاؤ گے اور اگر پلاؤ کھلاؤ گے تو پلاؤ کھاؤ گے۔ اس جسمانی غذا کے ساتھ روحانی غذا کا بھی معقول اور مکمل انتظام تھا۔ جامع مسجد نور میں جو بہت وسیع ہے رات دن جلسہ ہوتا رہا۔ علمائے کرام اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفید فرماتے رہے۔ شعراء حضرات نے مناقب و قصائد پڑھ کر سنائے۔ نعت خوانوں نے بڑی پیاری لے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ نعت پیش کیا۔

علماء کرام میں حضرت مولانا محمد شریف جماعتی خطیب اعظم ڈسکہ اور حضرت مولانا محمد شفیع صاحب خطیب اعظم کاموں کے، اور حضرت مولانا حافظ عبد الحمید خان صاحب خلیفہ مجاز ظفروال، اور راقم الحروف غلام رسول گوہر اور پیر طریقت حضرت مولانا ولی محمد شاہ صاحب عرف میاں صاحب ملتان والے حضرت مولانا سید محمود شاہ صاحب گجراتی، حضرت مولانا ضیا اللہ نعمانی صاحب ایم اے جماعتی نقشبندی لاہور۔ حضرت مولانا کیپٹن صاحبزادہ محمد امین صاحب کنجاہی، حضرت مولانا پیر سید افضل حسین شاہ صاحب مدظلہ علی پوری اور حضرت مولانا علامہ حافظ غلام رسول صاحب صدر المدرسین مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف قابلِ ذکر ہیں۔

بہت سے قاریوں نے ہر جلسہ کے آغاز میں اپنے مسحور کن لہجہ میں قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ ان میں سجادہ نشین مدظلہ العالی کے صاحبزادگان جناب حافظ قاری منور حسین شاہ صاحب اور حافظ قاری سید خورشید حسین شاہ صاحب اور جناب حافظ و قاری سید ذاکر حسین شاہ صاحب اور حافظ قاری جناب سید مظفر حسین شاہ صاحب و طلباء مدرسہ نقشبندیہ قابلِ ذکر ہیں۔

نعت خوانوں میں جناب یونس چشتی صاحب گوجرہ، جناب حاجی محمد دین صاحب جماعتی قصور جناب حاجی رنگ الٰہی صاحب جماعتی قصور، جناب میاں صابر حسین صاحب جماعتی قصور، جناب شیخ افتخار احمد صاحب اور ان کے لڑکے قصور، جناب حکیم مبارک احمد صاحب لاہور، جناب چوہدری محمد اسماعیل صاحب قصور، اور حاجی شہ بیگ صاحب جھنگ اور جناب مولوی محمد یعقوب صاحب ڈسکہ اور جناب صاحبزادہ میاں ارشاد احمد صاحب ملتان قابلِ ذکر ہیں۔

صدارت کی اعزازی مسند پر زیب سجادہ چورا شریف حضرت مولانا پیر سید غلام نقشبند مدظلہ العالی رونق افروز تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مشائخ نے بڑی عقیدت سے عرس شریف میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ جن میں حضرت مولانا سید عاشق حسین شاہ سجادہ نشین سرہندی المقیم مرڑ کلاں نزد سانگلہ ہل خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos www.marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain